DAR-UL-IFTA
SADIQABAD
Alflah Town Sadiqabad Distt: Rahim yar Khan
دارالافتاء
Dar-ul-Ifta Sadiqabad
دارالافتاء صادق آباد
الفلاح ٹاؤن صادق آباد ضلع رحیم یار خان

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماءِ کرام ومفتیانِ عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

ہم نے کسی شخص سے ایک ٹاؤن میں تین چار پلاٹ خریدے تھے، جن کی رجسٹری ہمارے نام ہو چکی ہے اور ہم نے ان پر قبضہ بھی کرلیا ہے، البتہ کچھ پیسے ابھی بقایا ہیں، اس شخص نے کہا تھا کہ میں آپ کو گیس، بجلی وغیرہ تمام تر سہولیات مہیا کروں گا، لیکن اس نے ہمیں کسی قسم کی کوئی سہولت مہیا نہیں کی، اور جب ہم نے اس شخص سے مذکورہ سہولیات کا مطالبہ کیا تو اس شخص نے کہا کہ یہ ٹاون ہم دو بھائیوں میں مشترک تھا، میں اپنے بھائی سے الگ ہو چکا ہوں، لہذا اب میرا بھائی سہولیات مہیا کرے گا، جبکہ اس کا بھائی کہتا ہے کہ آپ انہی سے رابطہ کریں جن سے آپ نے معاملہ کیا تھا، اور سہولیات مہیا کرنا بھی انہی کی ذمہ داری ہے ہمیں ان پلاٹوں کا دو بھائیوں کے درمیان مشترک ہونے کا علم نہیں تھا۔ اور ہم نے ان پلاٹوں پر گھر بھی بنالیا ہے اور ان کی قیمت بھی بڑھ چکی ہے جس کی وجہ سے ان پلاٹوں کو واپس بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اب ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا سہولیات مہیا نہ کرنے کی وجہ سے ہمیں بقایا رقم نہ دینے یا ان پلاٹوں کی اتنی ہی قیمت ادا کرنے کا اختیار ہے کہ جتنی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے بنتی ہے۔ مستفتی:

الجواب حامداو مصليا

واضح رہے کہ ٹاؤن والوں کی طرف سے پلاٹ کے ساتھ بجلی وغیرہ کی سہولیات فراہم کرنے کی حیثیت اگرچہ "وعدہ" کی ہوتی ہے، لیکن اس جیسے وعدہ کو پورا کرنا دیانۃً اور قضاءً دونوں لحاظ سے واجب ہوتا ہے، کیونکہ جب وعدہ کو ایسے کام کے ساتھ مشروط کر دیا جاتا ہے جس کام کو لوگ اس وعدہ کی بنیاد پر انجام دیتے ہوں اور اس کام کے کرنے میں خرچ بھی ہوتا ہو تو ایسی صورت میں وعدہ کو پورا کرنا قضاءً بھی لازم ہو جاتا ہے، اور وعدہ پورا نہ کرنے کی وجہ سے ہونے والا حقیقی نقصان بھی وعدہ کرنے والے پر لازم ہوتا ہے۔

لہذا مسئولہ صورت میں ٹاؤن والوں پر مذکورہ سہولیات فراہم کرنا شرعاً اور عقلاً دونوں لحاظ سے واجب ہے، اور اگر وہ حسبِ وعدہ سہولیات فراہم نہ کر رہے ہوں تو آپ کو ان سہولیات کے مطالبے کا اختیار ہے اور اپنے مذکورہ حق کو وصول کرنے کے لیے پلاٹوں کی بقیہ قیمت روکنے کا بھی اختیار ہے، اور ان سہولیات کے نہ ہونے کی وجہ سے پلاٹوں کی موجودہ مارکیٹ ویلیو (بازاری قیمت) میں اندازاً جو کمی آئی ہے اس کے بقدر آپ کو ان پلاٹوں کی قیمت میں کمی کرنے کا بھی اختیار ہے۔

دارالافتاء صادق آباد

(1) کما فی فقه البیوع، حکم الوعد أو المواعدة فی البیع: (82/1)

وكذلك يوجد عند الحنفية نصوص تدل على لزوم الوعد، وكون الوفاء به واجبا على الواعد، فقال الإمام ابوبكر الجصاص رحمه الله فی تفسير قوله تعالیٰ "يا ايها الذين آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون" يحتج به ان كل من الزم نفسه عبادة أو قربة، واوجب على نفسه عقدلزمه الوفاء به، اذا ترك الوفاء به يوجب ان يكون قائلا ما لا يفعل، وقد ذم الله فاعل ذلك۔ وهذا فيما لم يكن معصية .... وانما يلزم ذلك فيما عقده على نفسه مما يتقرب به الى الله عزوجل ومثل النذور وفی حقوق الآدميين، العقود التی يتعاقدونها" و ظاهر ماتحته خط من هذه العبارة يدل على ان الوعود يجب ايفاءها اذا كانت متعلقة بالعقود التی يتعاقدبها الناس، أما الوعود التی تتعلق بمباحات يفعلها الإنسان فی المستقبل، وليس فيها الزام على نفسه، فإن الوفاء بها مستحب وليس واجبا، .... وهو الموقف الذی يبدو مختارا عند
... محمد شفيع رحمه الله فی تفسير قوله تعالیٰ: "واوفوا بالعهود ان العهد كان مسئولا"

Scanned with CamScanner

(2) وفی مشروع لقانون اسلامی: (13)

وجب علی الواعد دیانة ان یفی به، ویعقد البیع حسب وعده، ولکنه لا یجبر علی ذلک قضاء الا فی حالات آتیة: (الف) ان یقع الموعود له فی کلفة تختص بالعقد الموعود به اعتمادا علی وعد الواعد، وکان الموعود له حرج بین فی إخلاف الوعد، واتفق الفریقان عند الوعد أن هذا الوعد یلزم الواعد قضاء، ولم یکن للواعد عذر مقبول فی الإخلاف، ویمکن تخریج "اتفاقیات التورید" علی هذا الأساس. (ب) ان یصدر قانون من ولی الأمر بإلزام الوعد قضاء. ان اخلف الواعد بالوعد فیما اذا کان الوعد لازما فی القضاء فیحکم بانجاز البیع حسب الوعد او بالتعویض عن الخسارة المالیة الفعلیة التی اصابت الموعود له بسبب الإخلاف، وذلک بأن البائع الموعود له اضطر بیع المبیع فی السوق باقل من تکلفته، فمبلغ التعویض هو الفرق بین التکلفة التی اشتری بها البائع البضاعة، والثمن الفعلی الذی باع به البائع فی السوق، فیعوضه الواعد بدفع هذا الفرق.

(3) وفی المعاییر الشرعیة، الوعد او المواعدة: (1186)

۴/۳: الوعد بفعل أو تصرف مالی مباح شرعا یجب الوفاء به دیانة بمعنی ان إخلافه بدون عذر اثم، ولکنه غیر ملزم فی القضاء، فان ترتب علی عدم الوفاء بالوعد ضرر علی الموعود له فیلزم الواعد التعویض عن الضرر قضاء مثل ان یقول الواعد للتاجر 'اشتر هذه البضاعة لنفسک وانی اعدک بانی سوف اشتریها منک' فاشتراها التاجر اعتمادا علی ذلک الوعد، فلم یف الواعد، فحینئذ یلزم قضاء ان یجبر ما لحق التاجر الموعود له من ضرر فعلی بمعنی انه ان لم یستطع التاجر ان یبیعه فی السوق بما یغطی تکلفته، فالواعد بالشراء یتحمل الفرق بین التکلفة والثمن الذی باعه به، ولیس من الضرر الفعلی الفرصة الضائعة.

(4) وفیه ایضا: (1190)

۶/۳: الوعد بالتبرعات (مثل الهبة او العاریة) یجب ایفائه دیانة الا لعذر، ولا یلزم قضاء الا اذا کان الوعد معلقا بفعل یفعله الموعود له بناء علی ذلک الوعد، وفیه کلفة، فحینئذ یکون لازما فی القضاء ایضا، مثل ان یقول: لو اشتریت منی هذه البضاعة فانی سأهب لک بضاعة معینة اخری، وجب علیه الوفاء بهذا الوعد دیانة وقضاء.

واللہ اعلم بالصواب

محمد فرحان عفا اللہ عنہ

دار الافتاء صادق آباد

8/ذیقعدہ/1442ھ بمطابق 19/جون/2021ش

دستخط: مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح
محمد ابراہیم
۱۱/۱۱/۱۴۴۲ھ

دستخط: مفتی احسن عزیز صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
احسن عزیز عفی عنہ
۱۸/۱۱/۱۴۴۲ھ

دستخط: مفتی طارق بشیر صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
طارق بشیر عفی عنہ
۱۱/۱۱/۱۴۴۲ھ

دستخط: مفتی حماد اللہ نور صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
ابو الحسن
۱۲/۱۱/۱۴۴۲ھ

نوٹ: ا۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی وغیر قانونی کاروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

Scanned with CamScanner